نقد و تحقیق

جناب محمد یسین عابد علی پور چٹھہ

کیا ۲۵ دسمبر یسوع مسیح کا یومِ ولادت ہے؟

"ریوائزڈ سٹینڈرڈ ورشن"، "دی نیو انگلش بائبل" اور دیگر انگریزی تراجم میں تقریباً ۷۸ دفعہ یسوع مسیح کو "سن آف مین" کہا گیا ہے، اردو تراجم میں اس کا ترجمہ "آدمی کا بیٹا" کرنے کی بجائے "ابنِ آدم" کیا گیا ہے، (قاموس الکتب ص۱۵ کالم ۱) انجیل شریف میں ہے "جیسا کہ سمجھا جاتا تھا، وہ یوسف کا بیٹا تھا اور وہ عیلی کا۔" (لوقا ۳: ۲۳) حواری فلپُّس نے نتن ایل کو بتایا کہ "وہ یوسف کا بیٹا یسوع ناصری ہے۔" (یوحنا ۱: ۴۵) مقدس لوقا کہتا ہے: "اس کا باپ اور اُس کی ماں ان باتوں پر، جو اس کے حق میں کہی جاتی تھیں، تعجب کرتے تھے۔" (لوقا ۲: ۳۳) "اس کے ماں باپ ہر برس عیدِ فسح پر یروشلیم کو جایا کرتے تھے۔" (ایضاً ۲: ۴۱) خود اس کی ماں مریم کہتی ہے: "اُس کی ماں نے اُس سے کہا۔ بیٹا، تو نے کیوں ہم سے ایسا کیا؟ دیکھ تیرا باپ اور میں کڑھتے ہوئے تجھے ڈھونڈتے تھے۔" (لوقا ۲: ۴۸) اُس کے جاننے والے کہتے تھے کہ "کیا یہ یوسف کا بیٹا نہیں؟" (ایضاً ۴: ۲۲) "کیا یہ بڑھئی کا بیٹا نہیں" متی ۱۳: ۵۵، یوحنا ۶: ۴۲) پادری ایف ایس خیر اللہ صاحب لکھتے ہیں کہ: یوسف "یسوع مسیح کی والدہ مریم کا شوہر تھا۔" متی ۱: ۱۶، لوقا ۳: ۲۳) "وہ پیشے کے لحاظ سے نجار تھا۔" (متی ۱۳: ۵۵) "اور ناصرۃ میں رہتا تھا" (لوقا ۲: ۴) "وہ داؤد کی نسل سے تھا" (متی ۱: ۲۰، لوقا ۲: ۴) "وہ عیلی یا یعقوب کا بیٹا تھا۔" (لوقا ۳: ۲۳ متی ۱: ۱۶) "وہ یسوع کا دنیاوی باپ سمجھا جاتا تھا۔" (متی ۱۳: ۵۵ لوقا ۳: ۲۳۔ ۴: ۲۲، یوحنا ۱: ۴۵، ۶: ۴۲ "قاموس الکتب ص۱۱۷۵ کالم ۱)

مندرجہ بالا عبارات سے صاف ظاہر ہے کہ یسوع مسیح انسان تھے، خدا نہیں! بائبل مقدس یسوع کو یوسف کا بیٹا، مریم کو یوسف کی بیوی (متی ۱: ۲۰) اور یوسف کو مریم کا شوہر (متی ۱: ۱۹، ۲۴) کہتی ہے، جبکہ ہم مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ حضرت مریمؑ تاحیات کنواری رہیں۔ نہ آپ کا کوئی شوہر تھا نہ منگیتر۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کنواری مریمؑ سے بغیر باپ کے پیدا ہوئے (القرآن، سورۂ مریم ۱۹ تا ۲۲) آپؑ نہ تو خدا کے بیٹے تھے (سورۃ التوبۃ ۳۰، مریم: ۸۸) اور نہ ہی کسی آدمی کے بیٹے تھے،

بلکہ صرف مریمؑ کے بیٹے تھے (البقرۃ : ۸۷، آلِ عمران : ۴۵، المآئدۃ : ۱۷) چنانچہ یہی حق اور سچ ہے کہ حضرت مسیحؑ اللہ کے رسول تھے (النسآء : ۱۶۳) اور عام انسانوں کی طرح کھاتے پیتے تھے (المآئدۃ : ۷۵) انجیل شریف سے بھی ایسا ہی ثابت ہے کہ : "یسوع مسیح پہلے چھوٹے سے تھے پھر بڑھتے گئے ۔" (لوقا ۲ : ۵۱) "سوتے بھی تھے ۔" (متی ۸ : ۲۴، مرقس ۴ : ۳۸) "تھک بھی جاتے تھے ۔" یوحنا ۴ : ۶) "بھوک اور پیاس بھی لگتی تھی ۔" (متی ۴ : ۲ = ۲۱ : ۱۸ و یوحنا ۴ : ۷ = ۱۹ : ۲۸) "غمگین بھی ہوجاتے تھے ۔" (لوقا ۱۲ : ۲۰، یوحنا ۱۱ : ۳۲ = ۳۳ : ۲۷) "رو بھی پڑتے تھے ۔" (متی ۱۹ : ۲۱، یوحنا ۱۱ : ۳۵) "کیونکہ آپ انسان تھے ۔" (۱۔ تیمتھیس ۲ : ۵) "اور اللہ کے رسول تھے ۔" عبرانیوں ۳ : ۱)

اس کے برعکس موجودہ مسیحی عقیدہ کی وضاحت کرتے ہوئے مشہور کتاب "PEACE WITH GOD" سے منتخب رسالہ "موت کے بعد کیا ہوگا" (ترجمہ ثمینہ یعقوب، نظرِ ثانی پادری ایڈ گرخان، صفحہ ۴۴) پر مشہور مسیحی مصنف بلی گراہم لکھتے ہیں : "بائبل مقدس سکھاتی ہے کہ "یسوع مسیح کا کوئی شروع نہیں اور نہ ہی اُسے کسی نے خلق کیا، بلکہ وہ خود خالق ہے، عالم اُسی نے پیدا کیے آسمان اور اس پر چمکنے والے ہزارہا ستارے اُسی نے بنائے، سورج اُسی کے ہاتھ کی کاریگری ہے، زمین اسی کے اشارے پر حرکت کرتی ہے ۔" یعنی پادری صاحب کے عقیدہ کے مطابق یسوع مسیح ہی خدا ہے ۔ اس کے باوجود مسیحی دنیا اپنے خدا کا یومِ ولادت ۲۵ دسمبر کو مناتی ہے ۔ مسیحیوں کا ڈنکے کی چوٹ دعویٰ ہے کہ : "کرسمس کوئی جنوں پریوں کی سی بے بنیاد کہانی نہیں ہے، ہمارا خدا اصطبل میں پیدا ہوا اور صلیب پر انتقال کر گیا تھا ۔" (ریکارڈ ۲۰ دسمبر ۱۹۹۰ئہ، بحوالہ ماہنامہ "المذاہب" لاہور، مئی ۱۹۹۱ئہ صفحہ نمبر ۲ کالم نمبر ۲)

مشہور مسیحی عالم پاسٹر بشیر عالم صاحب لکھتے ہیں کہ : "مریم اور یوسف کو بھی جگہ نہ ملی، اس لئے مسیح کی پیدائش بھی جانوروں کے اصطبل میں ہوئی ۔" (ماہنامہ "قاصد جدید" لاہور، دسمبر ۱۹۹۲ئہ صد ۲۱ کالم نمبر ۱) "مسیح . . . . دو ہزار سال پیشتر بیت اللحم کی چرنی میں پیدا ہوا تھا ۔" (ایضاً صد ۲۲ کالم نمبر ۱)۔

ڈنگروں کی کھرلی یعنی چرنی کی تعریف میں پادری بشیر عالم صاحب فرماتے ہیں : "چرنی کو کون بھلا سکتا ہے، جس نے کون و مکان کے خالق و مالک کو سر ٹکانے کی جگہ دی ۔" (قاصد جدید، دسمبر ۱۹۹۳ئہ صد ۸ کالم نمبر ۲)

پادری بشیر عالم صاحب مزید لکھتے ہیں : "یہودی اس لحاظ سے اُن جانوروں سے بہتر نہ تھے، جن کے سامنے دو جہان کا مالک پڑا تھا اور وہ جُگالی میں مصروف تھے ۔" (قاصد جدید، دسمبر ۱۹۹۱ئہ صفحہ ۶ کالم نمبر ۲)

مسیحی حضرات ۲۵ دسمبر کو یسوع مسیح کا یوم ولادت مناتے ہیں، لیکن بائبل مقدس کے بغور مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ مسیح کا یوم ولادت منانے کے لئے ۲۵ دسمبر غلط تاریخ ہے۔ کیونکہ مطابق بائبل جس وقت مسیح پیدا ہوئے، عین اُسی وقت رات کو چرواہے اپنی بھیڑ بکریوں کے ساتھ باہر بیابان میں تھے۔ انجیل میں ہے: "اسی علاقہ میں چرواہے تھے، جو رات کو میدان میں رہ کر اپنے گلّہ کی نگہبانی کر رہے تھے۔" (لوقا ۲ : ۸)

۲۵ دسمبر کی سخت سردی والی رات کو چرواہے گلّہ کے ہمراہ میدان میں کیسے رہ سکتے تھے؟ پادری بشیر عالم صاحب نے کیا ہی خوب فرمایا کہ: "اگر مسیح کی پیدائش دسمبر کے مہینے کی شدید سردی میں ہوتی تو گڈریئے میدان میں نہیں، بلکہ لحافوں میں دبکے بیٹھے ہوتے اور بھیڑیں گرم باڑوں میں! مگر یہاں معاملہ برعکس تھا، گڈریئے میدان میں رہ کر بھیڑوں کی نگہبانی کر رہے تھے۔" (ماہنامہ قاصدِ جدید لاہور، دسمبر ۱۹۹۲ئہ، صفحہ ۲۰)۔

واچ ٹاور بائبل اینڈ ٹریکٹ سوسائٹی آف نیویارک کی کتاب "سچائی جو باعثِ ابدی زندگی ہے" کے صفحہ ۱۴۹ پر لکھا ہے کہ: "۲۵ دسمبر کی تاریخ کی بابت کیا کہا جائے، جسے بے شمار لوگ مسیح کے جنم دن کے طور پر مانتے ہیں؛ یہ یسوع کی پیدائش کی تاریخ نہیں ہوسکتی۔ بائبل روشن کرتی ہے کہ اُس وقت چرواہے ہنوز رات کو میدان میں تھے، جیسا کہ انسائیکلو پیڈیا برٹانیکا (۱۹۰۷ جلد ۱۱ صفحہ ۶۱۱) تسلیم کرتا ہے کہ "وہ سردی کے ٹھنڈے اور برساتی موسم میں وہاں باہر نہیں رہے ہوں گے۔" پھر اسی کتاب کے صفحہ ۱۵۰ پر یوں لکھا ہے کہ "دی ورلڈ بُک انسائیکلو پیڈیا (۱۹۶۶ء، جلد ۳ صفحہ ۴۱۶) یہ بیان کرتا ہے "سن ۳۵۴ء میں روم کے بشپ لائی بیریئس نے لوگوں کو ۲۵ دسمبر منانے کا حکم دیا۔ اس نے غالباً یہ تاریخ اس لئے چنی کہ رومی لوگ پہلے ہی اسے کھیتی باڑی کے دیوتا کی عید کے طور پر مانتے تھے اور سُورج کے جنم دن کو مناتے تھے۔" پھر اسی صفحہ پر مزید لکھا ہے کہ "چونکہ کرسمس کی تاریخ غیر قوم اصل سے ہے اور یہ عجیب معلوم نہیں دینا چاہیئے کہ کرسمس کی رسوم بھی غیر قوم اصل سے ہیں۔ چنانچہ جیمس ہسٹنگز کا انسائیکلو پیڈیا آف ریلجن اینڈ ایتھکس (جلد III صفحہ ۶۰۸، ۶۰۹) ہمیں بتاتا ہے "کرسمس رسوم میں سے بہت ساری جو ابھی تک رائج ہیں وہ اصلی مسیحی رسوم نہیں۔ بلکہ بُت پرستوں کی رسوم ہیں، جو کلیسیا نے قبول کرلیں یا روا رکھیں۔ روم میں سیٹرنیلیا کے تہوار نے کرسمس اوقات کی اکثر رسُوم کی رنگ رلیوں کے لئے نمونہ مہیا کر دیا تھا۔ پھر "دی انسائیکلو پیڈیا امریکانا" (۱۹۵۶ جلد ۱ صفحہ ۶۲۳) بتاتا ہے کہ غیر قوم رومی عید سے اُدھار لی گئی رسوم میں تحائف دینا بھی شامل تھا۔ ہم اس حقیقت سے بھاگ نہیں سکتے

کہ کرسمس غیر قوم اصل سے ہے۔" (ایضاً ص۱۵) "پس آج کل سچے مسیحیوں کے لئے کس قدر زیادہ ضروری ہے کہ وہ اس تہوار سے کنارہ کریں جو خدا نے کبھی روا نہیں رکھا جو غیر قوم بابل سے نکلا ہے اور جو مکاری سے مسیح کے نام سے منسوب ہے۔" (ایضاً)

"تاریخ نویس نیندر بیان کرتا ہے کہ جنم دن منانے کا تصور عموماً اس دور کے مسیحیوں کے گمان سے بعید تھا۔۔۔ وہ جنم دن کے جشنوں سے پرہیز کرتے تھے کہ یہ غیر قوم سے ہیں۔" (ایضاً ص۱۴۸) "سن عیسوی کی تیسری صدی کے وسط تک کلیسیائیں مسیحی ایمان کے کئی عقیدوں سے یا تو پھر گئیں یا دبگاڑ کر ان کی نقل کی، برگشتہ کلیسیائی نظام کے اثر کو بڑھانے کے لئے غیر قوم لوگوں کو ایمان کے وسیلہ سے اُن کی اصلاح کے بغیر ہی کلیسیاؤں کے اندر قبول کر لیا گیا اور اُن کو زیادہ تر اپنے نشانوں اور علامتوں کا پابند رہنے دیا۔" (ایضاً ص۱۴۹)

اَب ہمارے کچھ کہنے کی چنداں ضرورت نہیں، کیونکہ مسیحی کتاب کے مندرجہ بالا بیانات ہی کافی ہیں، البتہ حقیقت کا منہ چڑاتے ہوئے، مذکورہ بالا کتاب کی مخالفت میں جناب جوزف ہیرا سنگھ صاحب رقمطراز ہیں کہ "اس کا مطالعہ ایمانداروں کو گمراہی کے ہولناک تیرہ و تاریک غاروں میں دھکیلنے کا مواد پیش کرتا ہے۔" (تسویہ مسیحی تقویم، از قلم جوزف ہیرا سنگھ ایم سی ۸/۴۴ گرین ٹاؤن کراچی ۴۳ صفحہ ۴۸) مندرجہ بالا مسیحی علماء کے بیانات سے یہ تو ثابت ہو گیا کہ ۲۵ دسمبر مسیح کا جنم دِن نہیں ہے۔ آئیے تحقیق کریں کہ مسیح کس موسم میں پیدا ہوئے؟

پیدائش کی رات چرواہوں کا باہر میدان میں ہونا اس امر پر دال ہے کہ اُس وقت سخت گرمی کا موسم تھا۔ ہم مسیح کا جنم دن اکتوبر میں بھی تسلیم نہیں کر سکتے، جیسا کہ جوزف ہیرا سنگھ صاحب نے کافی ہیر پھیر کے بعد ۲۵ اکتوبر کو مسیح کا جنم دِن تسلیم کیا ہے۔ آپ لکھتے ہیں: "ظاہر ہے اس وقت موسم نہایت خوشگوار ہوتا ہے اور چرواہے اپنے گلوں کی رات کے وقت آسمان کے تلے کھلے میدان میں رہ کر رکھوالی کر سکتے ہیں۔" (ایضاً صفحہ ۴۷ سطر ۵ تا ۷) حالانکہ سچ تو یہ ہے کہ ۲۵ اکتوبر کو رات کے وقت کافی سردی ہوتی ہے۔ بھیڑیں گرم باڑوں میں رکھی جاتی ہیں۔ ہم نے نصف اکتوبر کے بعد رات کے وقت کسی کو میدانوں میں گلے ٹھہراتے نہیں دیکھا۔ اور پھر ۲۵ اکتوبر اور شروع نومبر میں صرف ۶ روز کا ہی فاصلہ ہے۔ نومبر اور دسمبر سخت سردی کے لئے مشہور ہیں۔ جبکہ انجیل سے ثابت ہے کہ اس وقت سخت گرمی کا موسم تھا، غالباً مئی کا مہینہ ہو گا۔ مشہور مسیحی عالم جناب بشیر عالم صاحب بتاتے ہیں کہ "بعض کے نزدیک مسیح کی پیدائش ۲۰ مئی تھی۔" (ماہنامہ قاصد جدید لاہور۔ دسمبر ۱۹۹۲ء صفحہ ۲۰ کالم

۱۷) پادری ایف ایس خیراللہ لکھتے ہیں: "تیسری صدی میں اسکندریہ کے کلمنٹ نے رائے دی تھی کہ اسے ۲۰ مئی کو منایا جائے۔" (قاموس الکتب صفحہ ۱۴۸ کالم ۱)

مئی کے مہینہ میں رات کو بھیڑوں کو باڑوں میں نہیں بلکہ باہر کھلے آسمان کے نیچے میدانوں میں رکھا جاتا ہے۔ جبکہ طویلے اور باڑے سنسان پڑے ہوتے ہیں۔ پادری عُبید اے لعل لکھتے ہیں: "اپنے خاندان کو کرسمس کی کہانی سنائیں تو طویلے کی تنہائی اور سنسناہٹ کو بھی یاد کریں۔ یہ آپ کو یروشلم کے باہر ایک اور جگہ (جہاں مسیحی عقیدہ کے مطابق یسوع کو مصلوب کیا گیا۔ عابد۔ دیکھئے متی ۲۷، ۳۳ مرقس ۱۵، ۲۲، یوحنا ۱۹ تا ۱۷) پر تنہائی، سنسناہٹ اور کرب کی یاد دلائے گی۔ وہ کھردری اور سخت چرنی اتنی ہی ظالم اور تکلیف دہ ہے، جیسی صلیب! اس شیر خوار (خدا۔ عابد) کے رونے کی آواز جو چرنی سے آتی ہے، مصلوبیت کے وقت کی پکار اور کرب سے کچھ کم تو نہیں ہے۔"

(ماہنامہ قاصدِ جدید لاہور دسمبر ۱۹۹۴ء صفحہ ۴)

یسوع کی ولادت سے متعلق پادری عُبید اے لعل کی لہو رُلانے والی شامِ غریباں کے مقابلہ میں پاسٹر عمانوایل ناصر انجیلی صاحب ولادتِ مسیح کا نقشہ ان خوبصورت اشعار میں پیش کرتے ہیں:

"فرشتے زمین پر اترنے لگے ہیں، فضاؤں میں نغمے بکھرنے لگے ہیں، وہ نوروں کے شعلے لپکنے لگے ہیں۔" (ایضاً صفحہ ۱۱ کالم ۱) البتہ یہ ثابت ہو گیا کہ بھیڑوں کا باڑہ ولادتِ مسیح کی رات سنسان پڑا تھا، کیونکہ بھیڑیں اور گڈریئے سخت گرمی کی وجہ سے باہر میدان میں تھے۔

لیکن اس کے برعکس پادری بشیر عالم صاحب لکھتے ہیں: "سرائے میں تل دھرنے کی بھی جگہ نہ تھی! دوسرے گھر مہمانوں اور دوستوں سے بھرے پڑے تھے، کچھ لوگ سردی سے بچنے کے لئے مویشیوں کے اصطبلوں میں پڑے تھے، مریم اور یوسف کو بھی جگہ نہ ملی۔ اس لئے مسیح کی پیدائش بھی جانوروں کے اصطبل میں ہوئی۔ گاؤں کے پیچھے پہاڑیوں میں کچھ لوگ گڈریئے اپنی بھیڑوں کی رکھوالی کر رہے تھے۔" (قاصدِ جدید۔ دسمبر ۱۹۹۲ء صفحہ ۲۱ کالم ۱) اوّل تو پادری بشیر عالم کا اصطبل کو بھی مہمانوں سے کھچا کھچ بھر دینا پادری عبید اے لعل کی تنہائی اور سنسناہٹ پر مبنی شامِ غریباں کے خلاف ہے، دوم یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ اگر لوگ سردی سے بچنے کے لئے اصطبلوں میں گھسے پڑے تھے تو اصطبلوں کے مویشی کہاں تھے؟ اور اگر لوگ سردی سے بچنے کے لئے اصطبلوں میں گھسے پڑے تھے تو گڈریوں کو کون سی گرمی کھائے جا رہی تھی، جو وہ بھیڑوں کو لے کر پہاڑوں پر اور میدانوں میں کھلی ٹھنڈی اور تازہ ہوا کی خواہش کر رہے تھے؟ سوم یہ کہ مہمانوں سے

کھچا کھچ بھرے اصطبل میں بچہ جننے سے تو بہتر تھا کہ یوسف مریم کو لے کر کسی میدان میں ہی چلا جاتا۔ اگر گڈریوں کا اس رات میدان میں کچھ نہیں بگڑا تھا تو یوسف ذ مریمؑ اور ننھے مُنّے نومولود خُدا کو بھی کوئی خطرہ نہ تھا۔ ویسے عبیدا ے لعل صاحب کی بات دل کو لگتی ہے کہ اس وقت اصطبل اور طویلے ویران تھے۔ تبھی تو مریم اور یُوسف نے اصطبل کو محفوظ اور پردے کی جگہ پایا۔ سچی بات تو یہ ہے کہ مسیح کی پیدائش اصطبل میں نہیں ہوئی تھی۔ جیسا کہ پادری عبیدا ے لعل صاحب فرماتے ہیں "فرشتے گیت بھیڑوں کو نہیں سنایا کرتے' یا یہ کہ مسیحا کپڑے میں لپٹے جانوروں کی کُھردری کُھرلی میں نہیں سویا کرتے"۔ (قاصد جدید، دسمبر ۱۹۹۴ء صفحہ ۴)

حضرت عیسٰی علیہ السلام کی صحیح اور سچی شانِ ولادت کے لئے کلام الٰہی قرآنِ پاک سے مراجعت کی ضرورت ہے۔ قرآنِ پاک کے مطابق حضرت عیسٰی علیہ السلام کی ولادت اُس وقت ہوئی جب کھجوریں پکی ہوئی تھیں کہ تنا ہلانے سے ہی پکی ہوئی تازہ کھجوریں آپ پر جھڑنے لگتی تھیں۔ قریب ہی ٹھنڈے شفاف پانی کا چشمہ بہہ رہا تھا، حکمِ الٰہی ہوا کہ ؛

"فَنَادٰىهَا مِنْ تَحْتِهَآ اَلَّا تَحْزَنِيْ قَدْ جَعَلَ رَبُّكِ تَحْتَكِ سَرِيًّا ۝ وَهُزِّيْٓ اِلَيْكِ بِجِذْعِ النَّخْلَةِ تُسٰقِطْ عَلَيْكِ رُطَبًا جَنِيًّا ۝ فَكُلِيْ وَاشْرَبِيْ وَقَرِّيْ عَيْنًا۔" (سورۃ مریم : ۲۴ تا ۲۶)۔

یعنی پھر آواز دی اُس کو نیچے سے کہ غم نہ کر، تیرے رب نے تیرے نیچے چشمہ جاری کر دیا ہے، تو کھجور کی جڑ کو اپنی طرف سے ہلا، اس سے تجھ پر پکی کھجوریں گریں گی۔ اب کھا اور پی اور آنکھ ٹھنڈی کر!"

غور فرمائیں کہ درد زہ کے وقت بی بی مریمؑ کا ٹھنڈے چشمہ کے قریب کھجور کے درخت کے تنے سے ٹیک لگا کر بیٹھ جانا، سخت ترین گرم موسم کی نشاندہی کرتا ہے۔ اور پھر حکمِ الٰہی کہ: "تو پکی اور تازہ کھجور کھا اور چشمہ کا ٹھنڈا پانی پی اور چشمے کے پانی سے آنکھوں میں چھینٹے مار کر آنکھوں کو ٹھنڈا کر" یہ تمام باتیں گرمیٔ موسم کی شدت پر دلالت کرتی ہیں۔ فلسطین میں کھجوروں کے درخت بہت زیادہ پائے جاتے ہیں (قاموس الکتب صفحہ ۱۰۱۲ کالم ۱) فلسطینی زچہ کو بچہ کی پیدائش سے قبل اور بعد پکی کھجوریں کھلائی جاتی تھیں تاکہ بچہ کی پیدائش آسانی سے ہو جائے اور زچہ کی صحت بھی بہتر رہتی تھی، اسی لئے حضرت مریمؑ کھجور کے درخت کے قریب چلی گئیں اور اللہ تعالیٰ نے بھی آپ کو کھجوریں کھانے کا حکم دیا۔

مندرجہ بالا دلائل سے خوب واضح ہے کہ حضرت عیسٰی علیہ السلام کی ولادت سخت گرمی کے موسم

ں ہوئی۔ اس لئے یورپ کے بڑے بڑے علماء نے بھی تسلیم کیا ہے کہ "عہد نامہ جدید میں اس امر کی
ئی علامت نہیں کہ مسیح کی پیدائش کی تاریخ یہی ہے۔ یہ مسلّم امر ہے کہ ابتدائی رومی عیسائیوں کی بُت پرست
سوم کو مسیحی رسوم میں بدلنے کی کوششوں کا نتیجہ چوتھی صدی میں ۲۵ دسمبر کے دن کو مسیح کی پیدائش
ے اعزاز میں تبدیلی کرنے کی صورت میں نکلا۔" (دی نیو بک آف نالج جلد ۳ صفحہ ۲۹۰ کالم ۱)

فرقہ واریت کا اصل سبب اسلامی تعلیمات سے دوری ہے

اجتماعی شعور کا مظاہرہ نہ کرنے کا ناقابل تلافی نقصان پہنچے گا۔ مولانا شمشاد سلفی

جہلم (نامہ نگار) فرقہ پرستی کے بڑھتے ہوئے رجحان نے ملت اسلامیہ پاکستان کو بہت زیادہ نقصان پہنچایا ہے۔ اگر اس کے سدباب کے لئے عوام نے اجتماعی شعور کا ثبوت نہ دیا تو ملک وملت کو ناقابل تلافی نقصان پہنچنے کا احتمال ہے۔ ان خیالات کا اظہار چیف آرگنائزر اہل حدیث یوتھ فورس پاکستان مولانا محمد شمشاد سلفی نے جامعہ علوم اثریہ جہلم کے سبزہ زار پر منعقدہ اہل حدیث یوتھ فورس ضلع جہلم کے ماہانہ تربیتی اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ اجلاس کی صدارت رئیس الجامعہ اور مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے نائب امیر علامہ محمد مدنی فاضل مدینہ یونیورسٹی نے کی مولانا شمشاد سلفی نے کہا کہ فرقہ پرستی کا ناسور اس حد تک بڑھ چکا ہے۔ ہر ایک فرقہ کی کئی کئی شاخیں نکل چکی ہیں۔ اور اب حالت یہ ... [illegible] ... ان فرقوں کی تعداد کو شمار کرنا اب عام آدمی کے بس کی بات نہیں رہی۔ انہوں نے کہا کہ فرقہ پرستی کے پھیلنے کا اصل سبب عام لوگوں کا اسلامی تعلیمات سے دور ہونا ہے۔ اور انتہا یہ ہے کہ عام لوگوں کو قرآن مجید کا ترجمہ تو دور کی بات نماز کا ترجمہ بھی نہیں آتا۔ عام لوگوں کی اسلام سے اس دوری کا ناجائز فائدہ اٹھا کر فرقہ پرست مولویوں نے اپنی اپنی ڈفلی بجا کر اپنے اپنے مذاہب اور مسالک ایجاد کر لئے ہیں۔ اور پھر ان کے درمیان نفرت و کدورت کی اتنی بلند دیواریں کھڑی کر دی ہیں۔ کہ ایک فرقہ والے دوسرے فرقوں کے لوگوں کی جان کے دشمن بن گئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ دور حاضر کے فرقہ پرست مولوی نامعلوم کس دین کے علمبردار ہیں جس میں بھائی بھائی کا دشمن بلکہ اس کے خون کا پیاسا بن گیا ہے۔

ضروری گزارش

ماہنامہ "حرمین" بعض حضرات کی خدمت میں عرصۂ دراز سے اعزازی طور پر مسلسل روانہ کیا جا رہا ہے، لیکن کاغذ اور پرنٹنگ کے اخراجات میں روز بروز اضافہ کی بناء پر ادارہ مزید اس کا متحمل نہیں ہوسکتا۔ لہٰذا ان حضرات سے گزارش ہے کہ بذریعہ خط ادارہ کو مطلع فرمائیں کہ کیا وہ ادارہ سے تعاون کرتے ہوئے زرِ سالانہ کی ادائیگی کر کے اسے جاری رکھنا پسند فرمائیں گے؟

اگر آپ بذریعہ منی آرڈر رقم بھیجنا چاہتے ہوں تو جوابی خط میں ادارہ کو مطلع فرمائیں، بصورتِ دیگر پرچہ بذریعہ وی پی ارسال کر دیا جائے گا جسے وصول کرنا آپ کی اخلاقی ذمہ داری ہوگی۔

والسلام!

محمد سلیمان مینیجر حرمین جامعہ علوم اثریہ، پوسٹ بکس ۱۱ جہلم